ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

اپریل ۱۹۰۳ء تا دسمبر ۱۹۰۳ء

جلد پنجم

چڑھنا قوت اور جرأت کو چاہتا ہے۔نہایت بڑی بھاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے۔ سارے زنجیروں کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایک ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اس کو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے۔

سو ہمیں اس ربط سے یہ بھی ایک بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاویں گے اور آخر کار اسلام میں داخل ہوتے جاویں گے اور یہی ضال کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے اور اس اَمر کی بنیادی اینٹ قیصر جرمن نے چند دن ہوئے اپنا عقیدہ عیسویت کے متعلق ظاہر کر کے رکھ دی ہے۔

دجال کے ’’کانا‘‘ ہونے سے مُراد

یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال کانا ہوگا۔ ایک آنکھ بالکل نہ ہوگی اور دوسری میں گُل ہوگا۔ یہ ایک نہایت باریک استعارہ ہے۔یعنی اس کی ایک آنکھ (قرآن کی آنکھ) تو بالکل نہ ہوگی۔اس طرف سے تو وہ بالکل اندھا اور کالمیّت ہوگا اور دوسری توریت والی سو وہ بھی کانی ہوگی اس میں بھی گل ہوگا یعنی اس کی تعلیم پر بھی پورے طور سے کار بند نہ ہونگے۔

چنانچہ واقعہ نے کیسا صاف بتا دیا ہے کہ یہ اسی طرح ہے اور آنحضرتؐ کی پیشگوئی کیسی صاف طور سے پوری ہوئی ہے۔

عیسویت کے ابطال کے واسطے تو ایک دانا آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے اس عقیدے پر نظر کرے کہ خدا مَر گیا ہے بھلا کوئی سوچے کہ کبھی خدا بھی مَرا کرتا ہے۔اگر یہ کہیں کہ خدا کا روح نہیں بلکہ جسم مَرا تھا تو ان کا کفّارہ باطل جاتا ہے۔[۱]

۴/اپریل ۱۹۰۳ء

(بوقتِ سیر)

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ

طلاق

طلاق ایک وقت میں کامل نہیں ہوسکتی۔طلاق میں تین طہر ہونے ضروری ہیں۔فقہاء

---

[۱] الحکم جلد ۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳، ۱۴

نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دے دینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اس میں یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دیدی جاویں تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ کسی اور کے نکاح میں آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً اُسے طلاق دے دیوے۔ اگر وہ عمداً اسی لیے طلاق دے گا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کر لیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسی کا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے۔ فقہاء نے جو ایک دم کی تین طلاقوں کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گذرنے کے بعد اسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اوّل اسے شرعی طریق سے طلاق نہیں دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی دونوں کی خانہ بربادی ہوجاتی ہے۔ اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر کی کہ اس عرصہ میں دونوں اپنا نیک و بد سمجھ کر اگر صلح چاہیں تو کر لیویں۔

نماز جنازہ

فرمایا کہ اگر متوفّی بالجہر مکفّر اور مکذّب نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے میں حرج نہیں۔ کیونکہ علّام الغیوب خدا کی پاک ذات ہے۔

فرمایا۔ جو لوگ ہمارے مکفّر ہیں اور ہم کو صریحاً گالیاں دیتے ہیں۔ ان سے السلام وعلیکم مت لو اور نہ ان سے مل کر کھانا کھاؤ۔ ہاں خرید و فروخت جائز ہے اس میں کسی کا احسان نہیں۔ جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ میں نہ ادھر کا اور نہ اُدھر کا ہوں اصل میں وہ بھی ہمارا مکذّب ہے اور جو ہمارا مصدّق نہیں اور کہتا ہے کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے ایسے لوگ اصل میں منافق طبع ہوتے ہیں۔ ان کا یہ اصول ہوتا ہے کہ

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

ان لوگوں کو خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ بظاہر کہتے ہیں کہ ہم کسی کا دل دکھانا نہیں چاہتے مگر یاد رکھو

کہ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی نہ کسی کا دل ضرور دکھے گا۔

مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ

فرمایا کہ میں نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ ہر ایک بلندی سے دوڑیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتیں ہیں اوّل یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاویں گے۔ دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوت اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہیں سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آوے گا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گذر جاویں گے یعنی اپنے اس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاویں گے اور اس کو پاؤں کے نیچے مسل دیویں گے اور اسی سے ہمیں ان کے اسلام میں داخل ہو جانے کی بو آتی ہے۔ اب پہلی بات تو پوری ہو چکی ہے اب انشاء اللہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتیں خدا کے ارادہ کے ساتھ ہوا کرتی ہیں۔ جب خدا کی مشیت ہوئی تو ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور دلوں کو حسب استعداد صاف کرتے ہیں۔ تب یہ کام ہوا کرتے ہیں۔

آنحضرتؐ کا خلق عظیم

فرمایا۔ آنحضرت کے اخلاق کا نمونہ، ایک صوفی لکھتا ہے کہ آپ کے پاس ایک نصرانی ملاقات کو آیا۔ آپ نے اس کو اپنا مہمان کیا۔ رات کو کھانا اور بستر ہ دیا مگر وہ کمبخت بہت کھا گیا۔ رات کو بدہضمی ہوئی تو لحاف میں اس کا دست نکل گیا۔ اس لیے شرمندہ ہو کر صبح کو چوری چوری چل دیا۔ جب وہ دور نکل گیا تو آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مہمان چلا گیا ہے بستر دیکھا تو پاخانہ سے بھرا ہوا۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے دھونا شروع کیا۔ صحابہؓ نے ہر چند اصرار کیا کہ ہم دھوئیں مگر آپ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا مجھے دھونے دو۔ ادھر راستہ میں نصرانی کو یاد آیا کہ وہ اپنے سونے کی صلیب بستر پر بھول آیا ہے۔ اسے لینے کے واسطے وہ واپس آیا۔ دیکھا تو آپ وہی نجاست بھرا لحاف اپنے ہاتھ سے دھو رہے ہیں۔ اس نظارہ کو دیکھ کر صلیبی ایمان پر اس نے لعنت کی اور مسلمان ہو گیا۔[1]

---

[1] البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۵